41697 ـ كيا ممنوعہ اوقات ميں اسخارہ كي نماز ادا كى جاسكتى ہے ؟

سوال

كيا نماز كے ممنوعہ اوقات ميں نماز استخارہ ادا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (306) اور (8818) اور (20013) كے جوابات ميں ان اوقات كا بيان ہو چكا ہے جن ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نماز ادا كرنے سے منع فرمايا ہے، اور اس ممانعت سے مراد مطلقا وہ نفلى نماز ہيں جو بغير كسى سبب كے ادا كى جاتى ہوں، ليكن وہ نوافل جو كسى سبب كى بنا پر ہوں مثلا تحيۃ المسجد تو ممنوعہ اوقات ميں ان كى ادائيگى ہو سكتى ہے.

نماز استخارہ كے متعلق علماء كرام كا اختلاف ہے كہ آيا يہ سببى نماز ہے يا نہيں ؟

صحيح يہ ہے كہ اگر كسى ايسے كام ميں استخارہ كرنا مقصود ہو جس كے ليے استخارہ مؤخر كرنے سے وہ كام ہاتھ سے نكل جائے تو پھر اس وقت ممنوعہ اوقات ميں استخارہ كيا جاسكتا ہے، مثلا اگر كسى شخص كو عصر كے بعد سفر پر جانے كى ضرورت پيش آجائے.

ليكن اگر كوئى ايسا كام ہو جو استخارہ كو ممنوعہ وقت كے نكلنے تك مؤخر كرنے سے فوت نہ ہوتا ہو تو پھر ممنوعہ وقت ميں نماز استخارہ ادا نہيں كى جائيگى.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" ممنوعہ اوقات ميں سنن مؤكدہ اور سببى نماز ادا كى جائيگى، امام احمد سے ايك روايت يہى ہے، اور ہمارے اصحاب وغيرہ ميں سے ايك جماعت نے يہى اختيار كيا ہے، اور نماز استخارہ كو مباح وقت تك مؤخر كرنے سے كام فوت ہو جانے كى صورت ميں نماز استخارہ ممنوعہ وقت ميں ادا كى جاسكتى ہے.

اور وضوء كے بعد دو ركعت كى ادائيگى مستحب ہے، چاہے ممنوعہ وقت ہى كيوں نہ ہو، شافعيہ كا قول يہى ہے.

انتہى

دیکھیں: التفاوی الکبری (5 / 345).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:ط

کیا ممنوعہ اوقات میں انسان نماز استخارہ ادا کر سکتا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگر تو کسی جلد کام کے لیے استخارہ کرنا ہو اور نہی کے زائل ہونے تك مؤخر نہ کیا جا سکتا ہو تو پھر استخارہ کر لیا جائے گا، اور اگر کسی ایسے سبب کی بنا پر استخارہ کرنا ہو جسے مؤخر کرنا ممکن ہو تو پھر استخارہ مؤخر کر دیا جائے" انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثمیمین (14 / 275).

واللہ اعلم .